مدیر کے نام

عارفہ اقبال ' کراچی

خاتون کا سوال تو یہ تھا کہ اگر ترجمان القرآن کے مطالعے اور درس قرآن وغیرہ کا کوئی اثر تعلیم یافتہ شوہر پر نہیں ہو رہا تو ''آپ معاشرے کے کن مردوں کو باور کرانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ عورت کے بھی کچھ حقوق ہیں۔ جب مردوں کی ذہنیت کو بدلا نہیں جا سکتا تو عورت کو بھی اندھیرے ہی میں رہنے دیں!'' (رسائل و مسائل' دسمبر ۲۰۰۱ء)۔ جواب پڑھتی گئی کہ شاید آپ اس کا کوئی حل پیش کریں گے لیکن آپ نے اسلام کی ان تعلیمات کے بیان ہی پر اکتفا کیا جو سب جانتے ہیں۔ آخر اس کا فائدہ کیا ہے؟ آس پاس بہت سی مثالیں ہیں کہ گھروں میں عورتوں کو ان کے حقوق وہی مرد نہیں دے رہے جو اس کا خوب اچھی طرح علم رکھتے ہیں۔

ضیاء الرحمٰن ' سوات

آج امریکہ کی جانب سے برپا کردہ فسادِ عظیم کے مقابلے میں دنیا کی مملکتوں کے حکمرانوں کا رویہ انتہائی افسوس ناک ہے۔ جس کی لاٹھی اس کی بھینس کے مصداق زورآور کی غنڈا گردی اور دوسروں کی کاسہ لیسی کا رویہ جاری ہے۔ ان حالات میں ترجمان القرآن ماہ اکتوبر' نومبر' دسمبر ۲۰۰۱ء کے اشارات حق و صداقت کی مدلل آواز اور دنیا کے لیے ایک واضح آئینہ اور کسوٹی کی حیثیت رکھتے ہیں۔

غلام عباس طاہر لیل ' جھنگ

''مغربی میڈیا اور مسلم دنیا''، ''زکوٰۃ' تاریخ انسانیت کا جدید اور منفرد نظام''، ''شخصیت کے تعمیری اور اخلاقی عناصر'' اور خرم مرادؒ کا مضمون ''تلاوتِ قرآن کے آداب'' (دسمبر ۲۰۰۱ء) پُرمغز اور جامع مضامین ہیں جو اپنی افادیت کے لحاظ سے برموقع بھی ہیں۔ ''افغانستان کا بحران' وقت کا تقاضا' خود احتسابی'' میں پروفیسر خورشید احمد نے قابل تعریف حد تک لکھنے کا حق ادا کر دیا۔ اللہ جزائے خیر دے۔ مضامین کی زبان عام فہم اور سادہ ہو' اس طرف بھی توجہ رہے۔

متین فکری ' اسلام آباد

میں اُس وقت سے ترجمان القرآن کا قاری ہوں جب مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی مرحوم و مغفور اس کی ادارت فرماتے تھے اور ہر ماہ ان کی ایمان افروز تحریر پڑھنے کو ملتی تھی۔ مولانا صحتِ زبان کے بارے میں بہت حساس تھے۔ اگر انھیں شبہہ ہوتا کہ کوئی لفظ غلط پڑھا جا سکتا ہے تو اس پر اعراب کا اہتمام کیا جاتا تھا تاکہ تلفظ غلط نہ ہونے پائے لیکن اب شاید وہ اہتمام نہیں رہا اور بعض اوقات غلط العام الفاظ بھی تحریر میں روانی سے استعمال ہو جاتے ہیں۔

پروفیسر خورشید صاحب کے اشارات (دسمبر ۲۰۰۱ء) نظر سے گزرے۔ اس کے صفحہ ۸ پر پانچویں اور نویں سطر میں ایک محاورہ استعمال ہوا ہے: ہامی بھرنا لیکن اسے حلوے والی ح سے لکھا گیا ہے۔ حالانکہ حامی اسم صفت ہے جس کا مطلب